جلد ۴ | بمبئی بروز دوشنبہ ۹ رجب المرجب ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۶ نومبر ۱۸۹۹ عیسوی | نمبر ۴۶

مقدمۃ الجیش

ولایتی خزانے اور چندہ

جنگ ٹرانسوال کیلئے انگریزی قوم کے ہمدردوں نے چندہ کی فہرست پھیلا دی کہ گولا بارود ناشتہ پانی کا خرچہ جو کچھ ہو اگر چاہیں تو نقدہ و جنس سرکار دولتمدار کے نذر کر کے وفاداروں میں نام لکھائے اور واقعی بات بھی یہی ہے کہ ایسے وقت جان نثار سرکار [illegible] مطلبی سخن [illegible] بات تو دنیا میں بہت پیدا ہو جاتے ہیں مگر ایسی زبانی جمع خرچ سے کام کیا نکلتا ہے [illegible] کشائی سخت مشکل ہے اس چندہ کی نسبت بعض نامہ نگار خیال ہو سکتا ہے کہ اتنی زبردست خزانے میں بیشمار روپیہ اور پھر ایک [illegible] کے لئے ہاتھ پھیلانا یہ بات ہم تو کیا [illegible] فوج و قوم [illegible] چندہ [illegible]

پیغمبری کرتا ہے کہ حجامت

بمبئی میں جو ایک شخص کو پیغمبری کا خبط ہوا ہے وہ دیکھنے میں تو خاصا بھلا چنگا موٹا تازہ نظر آتا ہے پورے ہوش و حواس بھی درست معلوم ہوتے ہیں مگر ان داڑھی ندارد ہے، خدا جانے اسکی کھوپڑی میں یہ خبط کیونکر اک بیک سمانے لگا ہے۔ ملعون جیسا اپنا بڑا ہے کہ سیکڑوں آدمیوں کے سامنے بھی آنکھ نہیں جھپکتی جب اسکو پولیس نے گرفتار کیا اور اس کو حوالات میں پوچھا گیا تب بھی وہ یہی کفر بکتا رہا کہ حیثیت میں (نعوذ باللہ) میں محمد رسول اللہ ہوں اور وہی ہوں جو پہلے آئے ہوئے تھے آجکل جو یہ کفر و ضلالت انگریزی تعلیم کا زور ہو گیا ہے اور تمام مسلمان گمراہ ہو گئے ہیں اسلئے دوبارہ مبعوث ہونا پڑا [illegible] اور جاہل اتنا ہے کہ کوئی کچھ بھی سمجھاتا ہے نہیں سنتا [illegible] ایک شخص نے اسکا نام [illegible] اسنے یہی کہا کہ محمد رسول اللہ [illegible] آگ بگولا ہو گیا

ہماری ہار بھی جیت ہے

فتح فوج جو کچھ بیقاعدہ اور انگریزی [illegible] ہماری بہادر فوج کہیں ہمیں دھوکا کھاتی ہے اور مصلحت وقت کو شکست بھی کہا جاتی ہے مگر وہ شکست بھی کھاتی ہے تو فتح کا [illegible] سمجھتے دشمن اپنی جیت پر ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں [illegible] مقام کالنسو پر ہماری فوج تھی اور [illegible] فوج نے [illegible] ہماری فوج [illegible] معاملہ پیچیدہ ہو گیا [illegible] دشمن کی فوج بہت ہے اگر اس وقت ہم اپنی فاتح مردانگی شجاعت کا جوہر دکھاتا بھی تو کوئی نتیجہ نہ نکلتا [illegible] پاؤں جتنے دشمن کی فوج کا صاف ہی ہتھیار جتنے دشمن ان اتنا فرق ہو کر ہماری بارود زبردست اوس کی [illegible] فوج تو وہی انگلی ناتواں تاہم اپنی شجاعت سے ہم کہاں تک کام لیتے آخر [illegible] کا مضمون معلوم ہوتا ہے وقت تقدم [illegible] بنگال لیتے غرض [illegible]

ادلا بدلی ہونے لگی

ٹرانسوال فوج جو ہماری بہادر فوجوں سے جانت جانت لیڈی سمتھ کے قریب فریب تازہ دم بہت سی اسامیاں پکڑ لے گئی تھی، ہم تو بس صبر کر بیٹھے تھے۔ اور یہ دل میں ٹھان لی تھی کہ ہر سال ہم اکتوبر میں ہمیشہ اپنے ان قید شدہ بہادروں کے نام سے سیکڑوں ہی وفاداری اور شجاعت کی داد دے دے کر یہ شبو ہیا کرینگے مگر خدا کا شکر ہے کہ ہمکو اب ہر سال یہ صدمہ اٹھانا نہ پڑیگا کیونکہ ٹرانسوال فوج نے ادلا بدلی کا ٹھہرا دیا ہے۔ وہ ان اسامیوں کو اچار نہیں ڈالینگے بلکہ رفتہ رفتہ حسب ضرورت دو دو چار چار کر کے رہا کر دینگے۔ چنانچہ ایک صاحب کی تازہ مثال ہو چکی ہے۔ لیڈی سمتھ کی جنگ سے پیشتر جو آئرش فیوزیلیرز رجمنٹ کے دو سپاہی ہوں اور میجر کینڈ کو ٹرانسوال فوج پکڑ لے گئی تھی ان کو جنرل جوبرٹ نے رہا کر دیا۔ ہماری گورنمنٹ عالیہ ہی کی عالی حوصلگی میں ٹرانسوال سے کم نہیں بلکہ دو تین فٹ زیادہ ہی ہوگی اسنے بھی ان کے گرفتار شدہ سپاہیوں میں سے چند قیدی چھوڑ دئے۔ فالحمدللہ نہ تم نے موٹے چھلے لیے نکلے۔ بڑے جوان۔ بیشتر موچھ والے۔ گورے کالے۔ خوبصورت بدصورت۔ بے ڈھنگے۔ سوار پیدل افسر ماتحت کا مقابلہ کر کے یہ تبادلہ ہوا ہوگا۔ ہماری گورنمنٹ ایسی بھولی تھوڑی ہے کہ علی الحساب چھوڑ دیا ہوگا۔ خیر جی ہمارے ۱۰ بہادر تو آہی گئے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیسے کیسے کٹ کٹ کر آتے ہیں۔ کیونکہ انکی غفلت اور کم ہمتی کا نتیجہ معلوم ہو ہی چکا۔ اب کیا رہا۔ ہمارے فوجی سرداروں کو ایسے کرنا دونے کاٹنے سے ہاتھ روک کے دشمن کی فوج جو اسی فاقہ کو گھیرنا شروع کریں جیسا کہ وہ ہماری فوج گھیر لیتے ہیں کیونکہ اسمیں ان کی بہت سی اسامیاں پکڑی جاتی ہیں۔ اس طرف توجہ نہ کیگی تو ہماری سیکڑوں اسامیاں انکے پنجہ میں پھنسی رہجائینگی یا تو وہ ہمکو جلائینگے یا انکو ہمیں بہت سا روپیہ دینا پڑیگا۔ دونوں صورتیں بری ہیں۔

اسمیں بھی کوئی بات ہوگی

ٹرانسوال فوج نے جو اپنی طرف سے ادلے بدلے کی ٹھہرائی اسمیں یقیناً کوئی بڑی بھاری چال ہوگی۔ انہوں نے یہ رستہ یا تو اسلیے کشادہ کیا کہ کسی جنگ میں اگر انکی موٹی موٹی اسامیاں ہماری بہادر فوج کے ہاتھ میں آجائیں اور وہ سمجھیں کہ انکے ہونے سے ہماری فوج شکستہ دل ہو رہی ہے تو جھٹ وہ ایک دو تین کا حساب کر کے اپنے قیدیوں کے مقابلہ میں ہمارے قیدی چھوڑ دیں اور انکو ہمیں ادھر سے ایسا کریں جہاں ٹرانسوال فوج کی اسامیاں قید ہوں بلکہ گورنمنٹ اپنے قیدیوں کے معاوضہ میں انہی قیدیوں کو چھوڑ دے کہ جنکا چھڑانا ٹرانسوال کو مقصود ہے۔ یا اس ہیر پھیر سے ٹرانسوال کو ہماری گورنمنٹ کی عالی حوصلگی کا اندازہ مقصود ہو کہ دیکھیں۔ بیان النفس بالنفس۔ و العین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والا حساب کرتی ہے یا حاتم کی گور پر لات مار کے دو چار قیدی اپنی طرف سے گھوڑ دونی (دگنی) میں ہی چھوڑ دیتی ہے۔ یا اس ادلا بدلی سے شاید یہ مراد ہو کہ جو قیدی برٹش گورنمنٹ کو رہا کرتے ہوں پہلے انکو خوب اچھی طرح دو دو وقت رانکبالیگ کا مزا چکھا لیں اور ہر طرح کا آرام پہنچا دیں۔ غرض انکی خوب آو بھگت کر کے چھوڑیں۔ تاکہ وہ اپنی فوج میں جاکے ٹرانسوال فوج کے اخلاق اور مردانہ برتاؤ کی خوب تعریفیں کریں کہ وہاں بڑے مزے میں ہیں۔ اپنی نیند سونا اپنی نیند اٹھنا۔ اپنی بھوک کھانا۔ اپنی خواہش پاخانہ پھرنا۔ غرض ہر طرح سے بالکل آزاد رہنا۔ قید کا تو نام ہی ہے یہاں کی آزادی سے وہاں کی قید میں بڑے آرام میں اور یہ ظاہر ہے کہ جب وہ ایسی کہانیاں برٹش فوج کے سامنے بیان کرینگے تو سو دو سو میں سے دس بیس کا دل تو ضرور ہی بھر آجائیگا۔ خواہ مخواہ کے جھگڑے میں کون پھنسے۔ وہیں جیل کے آرام سے رہیں گے۔ قتل اور زخمی ہونے کے خوف اور فکر سے تو نجات ملے۔

یہ تو مرشد تھے وہ ولی نکلے

ہم تو سمجھتے تھے کہ ہماری گورنمنٹ ہی کو پولیٹکل چالوں میں بادشاہت ہے مگر ٹرانسوال قوم بھی بڑی آفت کا پرکالہ نکلی۔ غضب خدا کا کروہ اور ہماری گورنمنٹ کو دھوکا دیدے۔ بات یہ ہے کہ کبھی کبھی ہر قدم پر ہمارے تجربہ کار افسر بالکل سادگی سے کام لیتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جیسے ہم عالی حوصلہ اور سپاہیانہ اصول سے لڑنے والے ہیں ایسے ہی حریف بھی ہوگا۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ٹرانسوال بقدر پہنچ دست ہے اپنی عالی حوصلگی کی وجہ سے دھوکا کھا جاتے ہیں۔ چنانچہ لیڈی سمتھ میں جو جنگ ہوئی اسمیں ٹرانسوال فوج نے ہماری فوج کو ایسا گھسا دیا کہ یہی کہتی ہوگی ہم تو مرشد تھے تم ولی نکلے۔ لڑتے لڑتے تمام فوج نے ہمت کر کے پہاڑ باندھ لیا اور سفید جھنڈا اکھڑا کر دیا۔ ہماری فوج کے افسروں نے جھٹ اپنی فوج کو لڑنے سے روک دیا۔ وہ سمجھے دشمن بڑے خوش ہیں کہ آج تو ہماری بہادر فوج کے حملوں سے ٹرانسوال فوج عاجز آگئی اسلیے اوسنے سفید جھنڈا اکھڑا کر کے جان کی امان مانگی ہے اور اب وہ ہماری غلامی قبول کرنا چاہتی ہے یہ سمجھکے خوش ہو کے انہوں نے بغلیں بجائیں کہ آج بڑی بھاری کمیپ ہاتھ لگی ہے سب ان کی کسر نکل جائیگی۔ غرض ہماری فوج جوش مسرت کیساتھ انکو غلام بنانے کیلیے آگے بڑھی۔ جونہی یہ قریب پہنچی ٹرانسوال فوج نے جھٹ باڑھ ماردی۔ دشمنوں کی فوج اگرچہ اوسوقت ہماری فوج سے کم تھی مگر پانچ سو کے قریب تھی۔ اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ چار پانچ سو بندوقوں کا فیر کیا کچھ ستم ڈھا سکتا ہے۔ اس اوچھا دھند فیر نے وہ قیامت برپا کر دی کہ تمام لشکر میں کھلبلی پڑ گئی مگر پہاہیر تو ہماری فوج جوش میں آکے ایسی کٹ کٹ کے لڑی کہ ٹرانسوال فوج کے چھکے چھڑا دئے اونکو خوب خوب ستانا اور بہت ہزار ڈھیر کو پکڑ ہی لیا غرض خوب ہی کی ارمان نکال لیے۔

خدا کی باتین خدا ہی جانے

ہم میان بھی آجکل عجیب عجیب کرشمے دکھاتو ہین - یون تو ادھی ہر قدرت چاشنی دار ہوتی ہے مگر بعض تو ایسی ہوتی ہے کہ جسپر خیروی چتلون کی تو نال ہی ٹپک پڑتی ہے - اور دیکھ عقل موٹی کی ہیر آجاتی ہے - اگر وہ مہینون کیا برسون ہی سوچین تو خاک سمجھ مین نہ آے - چنانچہ دفتر عالیہ مین گرانام کمپنی کے ایجنٹ نے رپورٹ بھیجی ہے کہ ۶ - ۱۳ ستمبر کو … جانور باتھا - … تحصیل گوڈ واڑہ ضلع نرسنگھ پور مین رات کیوقت شکر کا مینہ برسا - شکر مثل مروجہ شکر کے سفوف کے مانند تو نہتی مگر چاشنی دار شیرہ سے گاڑھی ہتی جو کہ کئی میل کے گرد دیوارون پیڑون گہانس اور زمین پر جمی ہوئی پائی گئی - چکھنے سے ذائقہ بالکل شکر کا معلوم ہوتا تھا - بہت لوگون نے سیرون اکٹھی کر لی ہے - ابہوا دہا کوئی انیون اکھاڑا - ایک تو شکر خود ہی یادون کیلئے دونون جہان کی نعمتون سے زیادہ ہے اور پہر وہ بھی اللہ میان کی برسائی ہوئی - ایسا تبرک بھلا کہان ہے سارا … پل پڑ یا عجب تماشہ جو ہم مین انکے سو سو نیت ڈے مین بھی کہر دیکھنا -

بڑے چالباز

خدا بھلا نے فیجی لوگ نہین مسٹر گلیڈسٹون کی روح حلول کر گئی یا … کی ہوا سما گئی ہے - کمبخت ایسی ایسی چالین چلتے ہین کہ ہمارے بڑے بڑے جنٹلمین مدبر ناک پر انگلی دھرتے اون کے آگے کان پکڑتے ہین - اس گستاخی کو تو دیکھو کہ وہ ہماری اسامیون کا جو شکار کر لیجاتے ہین اونکے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہین کہ جس سے ہماری تمام فوج کو انکی انرنجم مین بیٹھ جانیکی آرزو ہو جاے - یعنے ان قیدیون کو وہان لیجاکے وہ اتنا آزاد کر دیتے ہین کہ … کہاؤ کھیلو - مزے اڑاؤ - ہر طرح کی آزادی ہے - بس قید ہے تو یہ کہ ہمارے حلقہ مین سے باہر نہ نکلو - … جب جراتی اجازت مل گئی تو انہون نے وہان خوب چہل پہل اڑانی شروع کر دی - … ولایتی جنٹلمین آزادی تو انکی … مین پڑی ہے انہون ذمیت عزت - رنج فکر سب کو دہتا بتا دی - مزے بپروا اونے لگے - فٹ بال کھیلنے لگے - انہون نے سمجھ لیا کہ ایسی قید ہزار آزادی سے بہتر ہے - اپنی فوجین رکہیں اگر فتح ہی پائیگا تو بھی ہمیشہ کے جنجال مین پہنسے رہتے - کمبخت یہان لڑائی پر بھیجے جاتے - چلو اچھا ہوا کہ سب جھگڑون سے نجات مل گئی - یہان بڑی بڑی … بے بہاو کی … غرض … ہے … افسر … اور … دیکھکر لیجاتے ہین …

کاٹے ہی جائینگے

ارے میان کچھ اور بھی سنا ؟ فوج … کی گہر رہی مین … سمجھ گیا ہو کہ انگریز ہمپر کبہی فتح نہین پا سکتے - وہ دعوے کرتے ہین کہ انگریزی فوج خواہ کتنی ہی ہمارے مقابلہ مین آجائے مگر ہم سبکو کاٹ کر دہر دینگے - ایک صاحب بہادر اور ایک … فوج کا جنگ ٹرانسوال کی بابت مباحثہ ہوا - صاحب بہادر نے فرمایا کہ بون تم لوگون کی شامت نے دبکا دیا ہے برٹش گورنمنٹ کے پاس بہت فوج ہے وہ تمہارے مقابلہ کیلئے … فوج بھیجیگی اوسنے نہایت چالاکی سے جواب دیا کہ وہ بھیجیگی تو ہم کاٹ ڈالینگے - صاحب بہادر نے کہا کہ وہ ۱۰ ہزار بھیجیگی اوسنے کہا اور بھیجیگی تو بھی بات ہم اسکو بہی کاٹ کر پھینکدینگے - صاحب بہادر نے جلکے کہا کہ وہ بہیجے ہی چلی جائیگی - اوسنے کہا ہم بھی کاٹے ہی چلے جائینگے - … کی باتین … کہ کاٹتے ہی چلے جائینگے کیا یاد … ہے کہ کاٹی ہی جائینگی ایسے ہی برٹش فوج … ابھی امداد کو کاٹے ہی چلے جائینگے - وہ کاٹے ہی جائینگے اور بس ہماری فوج کٹتے ہی جائیگی - اسکے تو ہاتھ پاؤن ہی نہین … ہی نہین - یہ تو ڈبل روٹی اور دودھ کھاتی ہی نہین - اسکے … مین تو کچھ طاقت ہی نہین جو کچھ ہے سب اپنی مین ہے - وہ … گھبرا مین نہین - ہماری فوج اب … ہو جائے کے ہشیار ہو گئی -

---

عجیب اخلاقی فقرہ - یہ بہی خدا کی شان ہو کہ … کی خدمت کرنے … ہے کہ خدا جانے وہ آدمی کہا … فطرت … کی … سیاہی … مین … آپ ہی انکی زیارت سے مشرف ہو لیجئے … دیکھئے … جب ہم … کی … مین … ہو …

انھون نے کیا تیر مارا - جنرل سر … بلر تمام … کے گرد گھمسان پڑے وعدو کیساتھ گئے ہین کہ مین … ایسی توپین چلاونگا - ایسی … کہ دشمن کی فوج ریزہ ریزہ ہو جائیگی - ایسی … انگریزی جھنڈا اگر … جھنڈا … جھنڈا … کی … شہر … جنرل … اور انکی فوجین … کے قلعہ مین … دشمن … ہین …

ارمغان کیون بند رہا - مادہ دولت کی علالت طبع اور … مدیر الفردس … ارمغان … کے چند پرچے … اب بہی اگرچہ … صحت تو نہین ہوئی مگر پہلے سے حال … ہے اور … ہو گیا ہے کہ … ارمغان … شائع ہو اور … حالت … ہے … افسوس … شائع … کرتے … اب … ماہ … اگست ستمبر اکتوبر نومبر کے پرچے جلد … شائع کئے جائین … آئندہ … انتظام …

تیس مار خان کا نزول

ہٹو بچو لیسکو۔ دور رو۔ پیشوائی کے لئے بڑھو۔ کر خنجر اڑاؤ
شمشیر جنگ۔ بندوق مار خوب باز حضور پر نور والا شان
تیس مار خان خانخانان بڑی شد و مد سے نہایت
کر و فر کے ساتھ نزول فرماتے ہیں۔ اس موقعہ خاص پر آپ کی
تشریف آوری سے غرض یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کا جو ہمیں
رعایا پر حق ہے وہ ادا کریں۔ تمام اہل ہند کی جان و
مال کا کفارہ بنکر جنگ طرابلس میں ہر جگہ امداد قومی
خدمت کا سر انجام دیں۔ لڑنے بھڑنے کو سوار کر جاہ
و حشم کے نعروں سے جوش دلا دلا کے اور سوتے ہوؤں
کو وقت دیکھ کے شور سے جگا جگا کے۔ پیچھے ہٹتے ہوؤں
کو آگے بڑھا بڑھا کے لڑائیں۔ جنرل
دلیر بہادر کو دشمنوں کے حصار سے بچائیں۔ جنرل
ہر لڑکا بھی مشہور ہے دین لنگر لنگوٹ کے حضور ملکہ
معظمہ و اہل قبا کے بڑھاپے کی خیر منائیں۔ حضور
پر نور خلیفۃ المسلمین امیر المومنین اعلیحضرت سلطان المعظم
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے ترقی جاہ و حشم کی دعائیں
مانگیں۔ اور مسلمانوں میں اتفاق کی کوشش کریں
اگرچہ مسلمان ایسی باتوں کو گوشت سمجھتے ہیں۔ مگر
خیر اپنا فرض پورا کرتے رہیں گے۔ اخیرہ و غیرہ۔ حضور
تیس مار خان کا سالانہ نذرانہ بمبئی والوں سے صرف
ملک فقط ایک روپیہ۔ مگر چکتا ہوا۔ اور باہر والوں نے
ایک روپیہ بارہ آنہ۔ حضور تیس مار خان کے در دولت
پر ہفتہ کو ہوا کریں گے۔ متفرق قیمت ڈیڑھ پیسہ ہوگی
و بار شد حار کا نمبر القط۔ ہر شخص کو کان دبا کے
بیٹھ رہنا ہوگا یا مدد بھی درست بستہ حاضر کرنا پڑیگا کمال تیزی
سے پیش ہو کر خاکی امید ہو فرد وحشت ہوگی کہ حضور ایجنٹ مگر
قدر دانی کی توقع رکھی کہ پنچ بہادر کے اور پر سے صاحب میری بات نہیں لکی
برفت جانشین اور زبان یار آتی جاتی میں پنچ بہادر میں جو مسعود و رفیق
زیادہ گرد و غبار الائیں سے پیر کرو۔ وہیں کہ مدد کر مار کر نقاضی ہو تم

بُرے پھنسے

لیڈی سمتھ میں ہماری بہادر فوج کافی تعداد میں بھی
وہ گویا بیڈ کا رہڑ تھا کہ ادھر ادھر فوجیں مرین سے
بھیجی جاتی تھیں۔ اور اس مقام پر ہماری بہادر فوج کو
جوش بھی بہت بلکہ حد سے زیادہ تھا کہ اگر یہاں دشمن
آجائیں تو ہم ادنکو مزہ چکھا دیں۔ ایک ہی حملہ میں ادنکو
اوسان باختہ کر دینگے۔ وہ بھی کیا یاد کرینگے کہ
کسی فوج سے دو دو ہاتھ ہوئے تھے۔ مگر بھیا زبان
ہلا دینا اور بات ہے۔ اور بات کا پورا کر دکھانا اور بات
یہاں ہماری بہادر فوج نے بہادری تو اب تک ایسی
دکھائی کہ ٹرانسوال کے تمام ممالک میں زلزلہ پڑ گیا
ہوگا۔ کل فوج کا دل ہل گیا ہوگا۔ سب نے اپنے
کو زندہ در گور سمجھ لیا ہوگا۔ مگر یار رو۔ انجام ہمیشہ
آن
تماشائی تماشہ دیکھا کرتے جیسا کہ اکثر زبردست پہلوان
اپنے زور میں آپ ہی گر پڑتے ہیں۔ ایسے ہی یہ
اپنے جوش کی گرما گرمی میں آپ ہی ٹھنڈی پڑ گئی
جوش ہی جوش میں ۲ ہزار گبرو جوان تیار بیٹھے
تو الگ ہی اڑ گئے۔ باقی جو بچے وہ کٹ کٹ کے خوب
لڑے۔ مگر بہادری نے جو زور کیا تو آگے پیچھے کا
خیال ذرا بھی نہ رہا۔ ایک طرف دوڑے چلے گئے۔
دشمنوں کی فوج ہے بڑی سر تیلی اور بڑی دکھائی
کہیں بے سار تی کہیں ہے۔ اوس نے دہرہ کا دھکا
دوسری طرف سے ایسی یورش کر دی کہ ہماری بہادر
فوج سٹ پٹا گئی۔ اور دم لینے کے لئے ہٹتے
ہٹتے داخل قلعہ ہو گئی۔ دشمن بھی ایسے چپکے گوں کی
طرح لپٹے ہیں کہ کسیطرح پیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔
چاروں طرف حلقہ باندھ لیا اور محاصرہ بندی شروع
کر دی۔ اب قلعہ کے اندر ہماری فوج ان شاء اللہ کر رہی ہے
اور فوج مدد کو بھیج تو وہ بھی ذرا سر اٹھائے۔ اختم
پانچ جنرل اسکاٹ زخمی ہو کے کھٹیا کاٹ رہے ہیں

یہ سب سے تیز نکلے

خدا ہماری گورنمنٹ کو سلامت رکھے اور اسکی آزادی کا سلسلہ
برقرار رکھے کہ اسکی بدولت عجب عجب تماشے دیکھنے میں آتے ہیں
کسیکی روک ٹوک جانچ پڑتال تو یہی نہیں جس کے جی میں جو
آیا وہی بکدیا۔ غدر کے بعد سے کئی ناپاک ملعون ایسے
ہیں کہ جنہوں نے آزادی کی پناہ لیکر مذہب اسلام میں رخنہ ڈالنے
کی بہت کچھ کوشش کی۔ ایک ملعون تو غارت ہوا جس نے
جنت و دوزخ کو دھکو سلا بنا کے نئی پود کے آزادی پسند
سیکڑوں بلکہ ہزاروں کو نیچری بنا دیا۔ ایک بڈھا قادیان میں
رہگیا ہے کہ وہ گھر میں ہی بیٹھا بیٹھا مسیحائی کا دعویٰ کر
رہا ہے۔ خیر وہ تو دونوں نمبر ون تھرڈ کے تھے۔ ایک ذات
شریف نمبر ون کے پیدا ہوئے ہیں اور وہ بھی کہاں؟
خاص یہیں میں! کسی نے سچ کہا ہے کہ گیدڑ کی جب موت آتی
ہے تو شہر کیطرف بھاگتی ہے۔ انکو جو بیٹھے بیٹھے شہرت طلبی
کا جوش آیا تو جھٹ پیغمبری کا دعویٰ کر بیٹھے۔ انہوں نے
سوچا کہ مسیح سے اور مہدی ہونیکے دعوے تو کئی شخص
کر چکے ہیں ایسے دعووں کے تو لوگ عادی ہو گئے ہیں۔ جو
شمشا ہے وہ آہ کرکے خاموش ہو جاتا ہے۔ تم کوئی ایسی
بات نکالو۔ کہ جو مسلمان سنتے ہی بھنا جائے۔ خواہ کیسا ہی
ضعیف الایمان ہو مگر اسے غصہ کے آگ بگولا ہو جائے۔ چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ آناً فاناً میں تمام شہر کے مسلمان اوس
نامعقول کے حال سے واقف ہو گئے اور سبکے سب متفق ہو گئے
کے غول کے غول اوسے درشن کیلئے آنے لگے۔ پولیس ہی اوسکو
ڈھونڈتی پھری مگر وہ اپنے ڈر سے بچکر کہاں جا سکتے
تھے۔ آخر پکڑے گئے اور اسکی گرفتاری میں تھانے والے کے
چند لائق اور جوشیلے نوجوانوں نے بہت مدد دی۔ تمام
تعائیوں کو ایسا جوش تھا کہ اگر گورنمنٹ حکومت نہ ہوتی تو
ضرور اسکو کچا ہی چبا جاتے۔ یہی اوسکی گرفتاری سے کوئی نتیجہ
نہیں نکلا ہے اسکو اور کیا ہوگا پولیس کمشنر بہادر اوسکو شہر بدر
کرادیں خیر یہی پیغمبر نمبر نشہ کہ نہ ملعون بیٹھا رہیگا نہ رنگ

معرکہ آرائی

مسٹر پنچ! علیک سلیک و قلبی لو یک لیجئے آپ
نیا یاد کرینگے حضور یہ جناب آپ جیسون پر بھی
... نقل ہو بیٹھے۔ کیون؟ حضت اخبارات کے ایڈیٹر صاحب
... کیوجہ سے عموماً نامہ نگارون کے پیر مغان گویا اُٹھ
... پیر کنعان۔ مذان حرکشام مین پیر مغان - طالبان راہ
عرفان مین پیر پیران۔ نیچریان تہذیب کے ست مین پیر نیچر
تحت الثری لیا۔ اہل جلول ان بڑھ بنجلول مجہولون کے
غول مین پیر فرتوت بیٹے لال بھکڑ خان بنے جاتے ہین
لیکن یہ یاد رہے کہ پیر بھی آپکے پیر کی قسم تین قسم کے
ہوتے ہین۔ ایک پیر لگڑ۔ جو آپ بھی تیر نہ مار سکے اور دوسرے
کو بھی تیر نا آتا ہے۔ دوسرا پیر بنا کر اورون کو ڈبو دے
اور آپ تیرتا ہے۔ تیسرا پیر چھچھورا اور وہ بھی ڈبو دے
اور آپ بھی ڈوب جائے۔ اگر ہماری یادداشت فراموشی
مین منتقید نہین ہے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ پیر لگڑ ریاض الاخبار
مشیر قیصر۔ اودھ اخبار۔ اودھ پنچ۔ چلتا پرزہ اپنشال پنچ
فتنہ کے ایڈیٹر تھے کہ ان اخبارات کی پرانی جلدین جو شاید
کتابی صورتین کہین کہین نظر آجاتی ہین ہماری ٹر بدبو
بالا کو گز بھر نہین بڑھنے دیتین۔ اپنے ایڈیٹری مین نامہ نگار
جنکے ایک فقرہ مین ہزار ہزار علم اور ایک ایک لفظ
مین ہزار ہزار معنی مخفی ہوتے تھے ہم کل پر واتعلی منصبی انجام دینے
کے منہ سے نہین لیتے بلکہ نامہ نگارون کی مدد ولی قلم برز
روح پھونک کر لباسی زیور سے آراستہ و پیراستہ کرکے
نمرہ حسن پرستون کی نگاہ رو برو گھور لگاری کیلئے
بھیجتے کیطرف ایڈیٹرون کی گردن پھینکے آگے کو دیکھا
ہوتے ہین اگر وہ اوندھے منہ گرتے ہوئے سنبھل جائین
تو اونکی بدقسمتی مین پھر کر شک آئندہ کا مرتکب گردو بلکہ شکر
گردد۔ اگر ایڈیٹر صاحب نامہ نگارون کی انشا پردازی
و طلاسازی مین فصیح تشانت و ملیح ظرافت کا آبدار دو
چمک کی پنسیون کی ایسے طرح لفظ لفظ سے جھلکتا

ہوا دکھائی دینے لگا تو اخبار یہ دنیا مین نقارہ لمن الملک بجانے
والا سرائی اور ایڈیٹر کے پیرو دستگیر نظر آئیگا۔ کوئی نہین
بعض ایڈیٹر و تحریر گورنمنٹ اور پبلک جو وقعت کی نگاہ سے
نہین دیکھتی ہی سبب ہے کہ وہ اپنے پچھ نامہ نگارون کو اپنے
سے زیادہ لایق و فایق جانکر اونکی لکھے کو تقدیر کا لکھا سمجھتے
ہین کہ مٹا ہی نہین سکتے۔ اور بعض بوجہ کمی نامہ نگاران لایق
ہی نامہ نگارون کی جہان مین سے خوفزدہ ہو کر قلم نہین لگاتے
اور نہ ایسا غرور کہ ہمارا ایک ایک حرف آب زر سے لکھا جائے اور
دیکھا جائے اور دیکھ کر بہت اچھا - جو حکم - مگر آپ بے تکی
ہانکے جو پنچ ہندی کہیگا اب اور لیجئے۔ سنئے نگ کیا سناتے
ایڈیٹرون کے آگے پڑتے اپنے دیدہ دیکھ رہے ہوا کون
سُنتا ہے کہانی میری ؛ اور پھر وہ بھی زبانی میری ؛ اب تو یہ
حال ہے من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو - ایڈیٹر صاحب
نامہ نگار کی تعریف مین مرے جاتے ہین اور نامہ نگار صاحب
ایڈیٹر کی توصیف مین بے تکی بے ربط بد ترکیب - بے تہہ
عبارت سے یہ اونکی تحسین زدہ انکی - پرچہ آیا کہ ایڈیٹر صاحب
نے آنکھ بند کی اور کاتب کے حوالہ - اور کسی من و عن جھونک دیا
اور پریس کے سر مارا - نہ صحت پروف نہ جانچ پڑتال سنگ -
نظر بران حضور اخبارات کے دفتر گنج شایگان مین جو پانچ چار
اخبار گا گا آتے ہین تو صرف لایق ایڈیٹرون سے
ایڈیٹوریل اور خبرین کچھ عجال کے جو چھپ کر دیئے جاتے ہین۔

راقم پنچ دہلوی

دافع البلائی صدقہ

پنچ بھادر! اثنا کی گردش آسمان نے ہم جانین
ہمارا لوٹا بلکہ لنگوٹا ایک جہان کے بنہ مین کے سرد بجھو
پھرکی بنا دیا ہے۔ کوئی سر پٹکنے کی جگہ نکلا نہین بیٹھ
سکتا۔ قیامت تو یہ ہے کہ نگلے جرمنی۔ فرانسیسی را ایرانی
نے تو سر گاڑی پیر پیار کرکے دہلی تک دوڑ لگائی۔ مگر
بیچارے یہان پاؤن توڑ کر بیٹھے ہے جفت انہی پاؤن پیچ
تو معلوم ہوتا ہے کہ دہلی سارے جہان کا دل ہے۔ آنحضرت
کے زمانہ کے راہبون کی جیسی صورتین سننے مین آتی تھین
اونکی ویسی ہی ہیئت کذائی دیکھنے مین آئی۔ اونہون نے
مدرسہ کیلئے مقبرہ منصور کے دروازہ پر بھی ایک چبوترا
بنوا کر پیر غیب سے مقبرہ تک تار دھر کھسیٹا ہے۔ دیکھئے
۱۲-۱۳ نومبر کو پیر غیب سے غیب کیا ظاہر ہوتا ہے۔ لوگ کہتے
ہین کہ یہ تو مقبرہ کے گنبد کی صدا ہے۔ وہ جیسی کہینگے دیکھی جائیگی
ہم تو العلم عند اللہ پر کاربند ہین مگر یہ ضرور کہینگے کہ صدقہ
دافع البلا ہے۔ جہان تک ہو سکے صدقہ دو۔ قحط سالی مین غریبون
کو ڈال دلیا جو کچھ ہو سکے کھلاؤ۔ اور یہ خطاب ہمارا انگریزی فیشن
کے آدمیون سے ہے جو انسان کی جون مین ہین اور ٹریابل
والے جنٹلمین مستثنی ہین کیونکہ انکی اولت و اوہنے تہذیب انگریز
جیسی آرایش اور عیش و عشرت کیجانب مائل کرتی رہتی ہے۔ یہ وہ
قوم اپنی کمائی کا عشر عشیر بھی امید موہوم پر دو و ہر د نخو الطلب
خیرات کے دینا بیہودہ فعل جانتی ہے۔ گو خیرات کے انسداد کی
تدابیر بھی بہتیری ہین نقیہ کیطرف رکابی چٹ کٹھ لاؤن اور تاریخ
پر مضمون سنتے بہت کچھ نکالکر پرانے طریق سے فقیر لوگون کو
ذلیل اور ... سا بنا دیا ہے۔ لیکن پھر بھی اللہ سے بڑے وقت
ہین وہ ہاتھ اونچا کرکے بیٹھے ہین۔ دھرم کیون جاوے۔ اس قحط سالی
مین جنگلی کنگلون کی تباہ حالت پر دہلی والون نے جیسا ماں کو
سلوک کئے اظہر من الشمس ہے۔ ہندوون سے زیادہ مسلمانون
نے اور مسلمانون سے زیادہ ہندوون نے اپنے اپنے موقع
و محل پر زمانہ سخاوت کے ہاتھ کو دستر خوان کیطرح پھیلا کر
صلائے عام کردی۔ کسی نے نقد کسی نے روٹیان بچوا کر کسی
نے خشک آٹا کسی نے بھنے ہوئے چنے دے دلا کر ہزارون
کی جان بچائی۔ بعض شہر کے رئیس مثلاً جناب لالہ ... جناب
رام کشن داس صاحب گورنر والے۔ جناب سری کشن داس صاحب
نوہار دولہ۔ جناب نواب احمد سعید خان صاحب طالب - بانی
خانجناب حافظ محمد یعقوب صاحب بالقابہ نے تو شاہی
طرز کی رضد بلدی کا بنیاد دستور کرکے اکبر تبہ جس کو حیر
قدر راہ کو بعد دولت سے مل گیا پھر وہ ہمیشہ کیلئے دعا قیعد
کے مصداق ہو گیا۔ سینہ جلے آ دھی گئے گر اور سنا دھند ...

…ت میں بہ امر مجھے … ہے۔ سلام کی خواہش … ریاست کچھ اگر پائی جاتی ہے تو انہی دونوں میں پائی جاتی ہے۔ کیا ان خیر مجسم ہستیوں کی زم گستری سے جن لوگوں کی جانیں بچی ہوں گی وہ پائی پائی کے بھی دعائیں دیتے ہوں گے۔ اور ان عمل حاتم … شناسی کیا تھا کیا ارحم الراحمین کل سکنا … ضرور … کریگا۔ ہم یقین کرینگے کہ ان بیاروں کی نحوست کی بلا ضرور … دلی سے دور رہیگی۔

راقم فیج دہلے

نعائے خسروا ہائی ہے دیکھنا بچنا رکھینگے کسکی جواہی اوتار رکھتے مین

اب کیا تھا گئے لوگ جلنے … ایک سین تنزلین ہو رہی ہیں کہ کسی غلام پہلوان ہی آلیے ہے یہاں کیکر سنگھ کو تو چار منٹ میں … کوئی کہتا ہے وہ کیکر بہت … ہو نہیں سکتا ایک کہتا ہے ارے میاں نہیں کیا اس کی ہر تو رشید کی کشتی میں جائیں گے … بجے دیکھنا انچھر کیا کمال کرتا ہے جو کشتی ہوتے ہی نلنے تو ہمارا نام پلٹ دینا میاں آغا باہر سے آ جائے۔ دیکھنا کیا لڑتا ہے۔ اب خواہ مخواہ آپس میں جھگڑے ہو رہے ہیں اور دنگل بھی کہ ہے کم پندرہ روز ہوگا۔ اب کس کا کام کس کا کاج صبح سے جھگڑے دنگل میں گئے دوپہرے دنگل کی تیاریاں کر دیں۔ غرض کر دن ابھی کل کروں میں نکل جاتا ہے۔ بھلا یہ ہستی کیونکر اوترے۔ ہر تو جا میں بھی کہے جاؤ کہ اتر گئی اور تر گئی۔ بڑے معنی سمجھ کے آدمی ہو۔ … اب سمجھے کسی کسی معشوق کی ترچھی نگاہوں کی سینہ میں برچھی اُتر گئی۔ اجی قبلہ چار … ہاتھ پاؤں ہو … تو بہ بھلا ہم … آدمی … کو کسی … سے کیا کام۔ حضت یہ تو عاشق مزاج … صورت پر مٹنے والوں حُسن کی … قیامت خیز ادا پر جان دینے والوں سے کہئے کیسے

مہندی بیٹے ہاتھوں کو کیسے مسی مالیدہ لبوں کو دیکھا اور ادا دی اور دی گھٹاؤں پاگل ہوں میں پر دل و جان سے نثار ہوتے ہیں۔ لال ہونٹ نیز یاقوت کو قربان کرنے لگے۔ چمکتے ہوئے دانتوں نے … کی کھا گئے۔ یا کسیلی زلف پیچاں کو خواب میں بھی دیکھ لیا تو حبت غشن ہو گئی۔ گھونگر والے بالوں کو دیکھ کر پیٹ کے بل کر میں جا رہے ہیں مانگ نکلی ہوئی دیکھکر عدم کا رستہ تلاش کرنے لگ۔ نشیلی آنکھوں کو دیکھ لیا تو ایسے غش ہوگئے کہ دو چار دن تک خبرے نباشد۔ نازک کلائیوں کو تصور میں رات رات بھر بے چین رہے۔ پھر اور جنکی چھلے دیکر کلیجے پر ہزاروں گل کھا گئے کہ کیسے ابھرے ہوئے سنڈول جوبن پر مٹ مٹ گئے اور رات بھر کھری چارپائی پر پڑے پڑے یہ شعر پڑھتے ہے۔ سُ نکلا آتا ہے چڑھا آتا ہے سینے پہ ترے ۔۔ دیکھیے مجکو ابھارے ترا جوبن کسدن ۔۔ ان کو حضت کی صورت دیکھئے تو لنگوٹا بندھا ہوا ہے۔ کوئیوں میں ہاتھ کالے ہیں۔ کسی مغلس باورچی کے لڑکے معلوم ہوتے ہیں اور تیسرے پہر کپڑے بدلے۔ نہا دھو کر تیار ہوئے۔ بالوں میں تیل چپڑا منہ کچھیں چپڑا ہاتھ میں لکڑی لی۔ رومال سے جوتی جھاڑا اور بازار کو چلنے بنے۔ اس کوچہ کو تک اوس کوچے کو جھانکتے غرض کہیں جھانک کہیں تہیا … ہی بیٹھے پلنگڑی سامنے رکھی ہوئی بی صاحبہ کے لیے پان بنایا جا رہا ہے۔ کہیں کہیں چھالیا کتری جا رہی ہے۔ گھٹنے سے گھٹنا لگائے بیٹھے ہیں۔ چلیے بیصاحبہ بات ہی نخرین۔ ایک ایک وار پر منہ چاند ہیں نثار ہوئے جاتے ہیں۔ پوچھنے والوں سے خواہ مخواہ اپنا تعلق بتایا جا رہا ہے۔ دن بھر کی مزدوری کے ٹکے جیب میں پڑے ہیں۔ انہیں دو چار بڑی الائچیاں چھیل کے دانہ نکال کر ڈال رکھے ہیں۔ گھڑی گھڑی دو دو دانہ نکالنے کے بہانے ٹکوں کی آواز سنائی جا رہی ہے۔ بیصاحبہ ہیں کہ مخاطب ہی نہیں ہوتیں۔ آپ ہی آپ ہر کسی کی بات میں باتیں ملائے جاتے ہیں

اور وہاں کسی کی پرسہ کہ جتا کون ہو۔ رات اپنا سامنہ لیکر بھوسے کے پلیے گھر میں جا چھپے۔ … میں رہی بات نہنے پائی۔ بھلا مجھے ان باتوں سے کیا۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ذرا دونوں ہاتھ … صدق دل ہے کہہ دیجئے حضت اتر گئی۔

یہاں تم تعجب ہوا مجھے جاڑ کے پیچھے پڑ … بتائیں۔ لاکھوں باتیں بتائیں کر دونوں … مگر تم وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔ اوتر گئی اور تر گئی۔ آخر … تو بولو کیا اتر گئی۔ بس قبلہ معلوم … لیے اتنے تو ہم لال بجھکڑ میں اور ہم عقل کے پتلے ہیں۔ ہمارا دونا … نزت میں۔ ایک ذرا سا نکتہ سمجھ میں نہیں آیا۔ خیر ہم پہ آپ ہی بتا دیجئے۔ دماغ شریف کا سارا بھیجا تو کھا گئے۔ اچھا تو لو ذرا ناک لاؤ اور دونوں ہاتھ پیٹ شریف پر رکھو سچ تو یہ ہے کہ بال کی کھال اتر گئی۔ خوب لگ جھوٹ بولنے۔ تو بہ کرو تو بہ کہیں بال کی کھال بھی اترتی ہے۔ تو اب بتاتے ہو تو بتاؤ ورنہ پھر ادھر … خبر لیجائیگی بس۔ لگے بگڑنے۔ اچھا تو سنو حضت لیجے یہ بات تو ہوئی نہیں جیسا مانگ اور گئیں۔ چپل کے شکاری مارے مارے پھرتے ہیں۔ کیوں صاحب۔ پھر گھسنا دیا۔ یہ کوئی نئی بات ہے۔ نہیں مانتے ہو۔ بتاؤ ہو تو بتاؤ۔ نہیں ہم سمجھ لو انجان کا غصہ۔ ہاں تو یہ میں گیا لو سنئے جاؤ۔ اور تر گئی۔ ڈر گئی۔ ہاں اور تر گئی۔ اگلی تو یہ دل ہے کہ جا رہا ہاتھ اچھلا جاتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ تقدیری دوا ایلکی ہے جنکے پیچھے کی **مُتّھنی** اور تر گئی اور طرّہ یہ کہ کسی ڈپٹی صاحب کے فرزند لئیق کے عطر والے صندوقچہ میں رکھی ہوئی ہے۔ جائیے مخبری کر دیجیے۔ کیوں کیا گیتی خبر سنا ہے۔ پھر یہ کہنا کہ آسانی مخبری کی کارروائی اچھی نہ ہوئی کیوں مہندی لگے سے ہاتھ کی اوڈگلی ناک پر لومیں مسکا ریا پھرتا ہوا اڈ جھوہر گیا۔

راقم

وہی منحرف …

منتھنی کا چھوہر دہلوی